نمبر۱۲

۱۸۹۱ء

"کل مَیں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ
مَیں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔"

اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہُوا:-

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔

سو مَیں جانتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حجّت ظاہر کر دے گا۔"

(مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۳)

تفسیر وتشریح

اِس رویا میں "بازو" کی تعبیر، تفہیم کیلئے بہت ضروری ہے۔ مُعبرین نے اس کی تعبیریوں کی ہے۔ بیٹا۔ برادر۔ شریک کار۔ نائب۔ وزیر۔ ہمسایہ وغیرہ۔ بحوالہ روحانی خزائن جلد۱۳۔ ص۳۲۸۔ نبی پاک ﷺ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا بازو قرار دیا ہے۔

اس طرح اس رویا اور الہام کی تشریح یوں ہوئی کہ مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے نائب اور روحانی فرزند اور رفیق کار کو جماعت اپنی ناسمجھی اور بدبختی سے شناخت نہ کرنے کے باعث "اکیلا" کر دے گی حالانکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اُسکے شامل حال ہوگی۔ یہ صورت حال حضرت مرزا رفیع احمد کو پیش آئی جو کہ پندرہویں صدی کے سر پر منجانب اللہ مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل ہوئے۔ انشاءاللہ یہ صورت حال آہستہ آہستہ بفضل تعالیٰ دُور ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ چودہویں صدی میں نازل ہونے کے باعث بدرالانبیاء ہیں اور ایوب احمدیت پندرہویں صدی میں نازل ہونے کے باعث قمرالانبیاء ہوئے۔ چودہ کے عدد کا ہمسایہ پندرہ کا عدد ہے۔ اسطرح سلسلہ مُرسلین میں ایوب احمدیت حضرت مسیح موعودؑ کے ہمسایہ بھی ٹھہرے۔ یعنی پندرہویں صدی میں آپ کے نائب، شریک کار، رفیق کار۔ فلحمد اللہ

نمبر۱۳

۱۸۹۱ء "پھر وہ منصورؒ مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ

خوشحال ہے۔ خوشحال ہے

مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمتِ خفیہ نے میری نظر کو اُس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۹۸، ۹۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

تعبیر و تشریح

منصور وہ روحانی جرنیل ہے جسکے متعلق نبی پاک ﷺ نے اُمت کو بشارت دی کہ وہ حارث یعنی مسیح موعودؑ کی فوج کا سردار ہوگا جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث اِس بارے میں ہے۔ اِس روحانی وجود کو جماعت مسیح موعودؑ اُسکے ابتلاء کے دوران بدظنیوں کے باعث اور بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے شناخت نہ کر پائیگی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی پاک نظر میں جو خطا جانے والی نہیں ہوتی وہ اُس کا مقبول ہوگا اور اُسکے عنداللہ خوشحال ہونے میں کبھی بھی کوئی شک نہ ہوگا جیسا کہ کشفاً ''خوشحال'' کے لفظ کو دو مرتبہ بیان کیا گیا ہے یعنی اس پاک وجود پر الزامات لگانے والے اور اعتراضات اور نقطہ چینیاں کرنے والے خود مجرم اور قصوروار ہونگے مگر اپنے فکر معکوس کے باعث وہ ایسا خیال کریں گے اور اُسکو دُکھ پہنچائیں گے۔

یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ آپ یعنی مسیح موعودؑ ''کسی حکمت خفیہ کے باعث اُسکو پہچاننے سے قاصر رہے'' اسکی تعبیر یہ ہے کہ ماموراور نبی اپنی قوم کا قائم مقام ہوتا ہے۔ لہٰذا مراد یہ ہُوئی کہ ابتلاء کے طور پر جماعت مسیح موعودؑ ایک وقت میں اُسکو شناخت نہ کر پائیگی مگر بعد میں ایک وقت آئیگا کہ اُسکا چاند سا روشن چہرہ اُن پر عیاں ہو جائیگا اور انشاءاللہ مسیح موعودؑ کی اُمید ضرور پوری ہوگی۔

میرے نزدیک یقیناً حضرت مرزا رفیع احمد ہی وہ ''منصور'' ہیں نیز وہ پاک وجود جسکے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے ''الوصیت'' میں بھی خبر دی ہے کہ میری ذریت میں سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو کھڑا کرے گا جو بظاہر بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ اُسکے ذریعہ حق ترقی کرے گا اور یہ کہ ہر ایک کی پہچان اپنے وقت پر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۹۱ء

" خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تو مغلوب[1] ہو کر یعنے بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا۔ اور[2] ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اُتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا[3] تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلا وے۔ خدا[4] تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دُنیا[5] میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب[6] اُسے ایک مُلکِ عظیم دیا جائے گا (.....) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (.....) یہ[7] خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب[8] تم میں ہی اور تمہارے ارد گرد نشان دکھلاویں گے۔ حجت[9] قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ کیا یہ[10] لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگرچہ لوگ[11] تجھے چھوڑ دیں گے پر مَیں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر مَیں تجھے بچاؤں گا۔ مَیں[12] اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ اے[13] ابراہیم تجھ پر سلام۔ ہم[14] نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چُن لیا۔ خدا[15] تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تو مجھ[16] سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ خدا[17] ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیّب سے جُدا نہ کرے۔ وہ[18] تیرے مجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذرّیت کو بڑھائے گا اور مِن بَعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتداء قرار دیا جائے گا۔ مَیں[19] تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور[20] تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاکَ[21] الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابنِ مریم بنایا) اِن کو کہہ دے[22] کہ مَیں عیسٰی کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ[23] کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا۔ سو تُو اِن کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے۔ تم ظاہر[24] لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں۔ جو[25] شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصّہ ہے۔ ایک[26] اولی العزم پیدا ہوگا۔ وہ حُسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ[27] تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند[28] دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ يَاْتِيْ[29] عَلَيْكَ زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ وَتَرٰى[30] نَسْلًا بَعِيْدًا۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ[31] حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ "

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲ - ۶۳۵۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۱ - ۴۴۳)

تفسیر وتشریح

کلام بالا حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوا اور اول طور پر آپ ہی مخاطب ہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مشن میں دین کی تازگی اور شریعت کے قیام کیلئے ایک رفیق کار کے سپرد بھی یہ کام کیا ہے اسلئے اگر باریک نظر سے غور کیا جاوے تو بعض فقرات کا اظہار آپ کے مثیل حضرت ایوب احمدیت پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ فقرہ ''تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائیگا اور انجام تیرے لئے ہوگا''۔

جہانتک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی اس جہاں میں زندگی کا تعلق ہے آپ پر بے شمار مصائب اور شدائد آئے اور نہایت کمزوری کی حالت میں دشمنان دین کا تائید الٰہی سے مقابلہ کیا اور علمی اور روحانی میدان میں آپ کا ہمیشہ غلبہ ہی رہا اور آپکے وصال کے وقت یہ امر establish ہو چکا تھا اور پہلے وقتوں کے بالمقابل نسبتاً آرام اور سکون تھا۔

مگر ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد، جو کہ آپ کے بروز اور زوج برائے پندرہویں صدی ہیں، کو انتہائی سخت معاندانہ صورت حالات کا سامنا ہوا اور حضرت ایوبؑ کیطرح جو آپکی پہلے خوشحال زندگی ظاہر و باطن میں تھی دور آخر میں یعنی ۱۹۶۵ کے بعد نظام نے آپ پر دائرہ زندگی تنگ سے تنگ کر دیا اور آپ کو حقیر بنانے کیلئے ہر طرح سے آپ پر اپنے اقتدار اور احکام کا استعمال کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کو جو الہام ہُوا تھا ''سَلَّطْنا کِلَا باً عَلَیکَ'' یعنی سگ صفت لوگوں کو تیرے پر مسلط کر دیا تا کہ تیری آزمائش ہو یہ بات بظاہر حضرت ایوب احمدیت پر صادق آئی اور قریباً ۳۷ سال یہ صورت حال رہی اور آپ پر تقریر وتحریر اور روابط کی پابندیوں سے وہ نور جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا اُس سے نظام خود بھی محروم رہا اور جماعت کے دوستوں کو بھی محروم رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنی قدرت نمائی سے اس نور کی روشنی تمام جہاں میں پھیلا دے گا۔ انشاءاللہ

چنانچہ اس طویل الہام کے آخر کے فقرات اس عاجز کی تعبیر کی تائید کرتے ہیں جو فرمایا۔ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری نسل سے ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ نیز یہ فرمایا کہ تیرے مجدد الف آخر ہونے کے سبب مختلف رُفقاء کے جوڑ کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے۔ زمانہ کا لفظ صدی کیلئے بھی بولا جاتا ہے۔ مراد یہ ہوئی کی ہر صدی کے سر پر آئندہ قیامت تک تیرے مشن کی تائید کیلئے ایک بندہ اپنی جانب سے بطور مرسل نازل فرمایا کرے گا۔ مگر پندرہویں صدی کے اس مرد آسمانی کا تعلق آپکے مقصد اور مشن کیلئے خصوصی ہے۔

اور یہ کہ تیری عمر ۸۰ سال سے کم وبیش ۲،۴ سال ہوگی۔ یہ پیش گوئی حضرت ایوب احمدیت آپکے مثیل سے پوری ہوئی جیسے کہ بیان نمبر ۲ میں بیان کیا ہے۔ فلحمد اللہ

نمبر۱۵

۱۸۹۱ء "جب لوگ مسیح موعود کے دعویٰ سے سخت ابتلاء میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے :-

اَلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اُمَمٌ یَسَّرْنَا لَهُمُ الْهُدٰی وَاُمَمٌ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْعَذَابُ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ وَلَکَیْدُ اللّٰهِ اَکْبَرُ۔ وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ۔ قُلْ اَیُّهَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ۔ فَانْتَظِرُوْا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیَاتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ حُجَّةٌ قَائِمَةٌ وَّفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ۔ نُرِیْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَیْکَ اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَآءِ وَنُمَزِّقَ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ۔ سَلَّطْنَا کِلَابًا عَلَیْکَ وَغَیَّظْنَا سِبَاعًا مِّنْ قَوْلِکَ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ فَلَا تَحْزَنْ عَلَی الَّذِیْ قَالُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ۔ حُکْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ یُؤْتٰی لَهُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَیُفْتَحُ عَلٰی یَدِهِ الْخَزَآئِنُ وَتُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِیْٓ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کرلیں گے تب میں بھی اُن کی طرف رجوع کروں گا اور مَیں تواب اور رحیم ہوں۔ بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوا۔ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے اور اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ اور تجھے ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ اُن کو کہہ دے کہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں اور کچھ عرصے کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ہم اُنہیں اُن کے اِردگرد اور خود اُنہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کُھلی کُھلی ہوگی۔ خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے حد سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بُجھا دیں مگر خدا اُسے پُورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ باتیں دکھاویں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم نے کُتّوں کو تیرے پر مسلط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا سو تُو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا رب گھات میں ہے۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اُس کو ایک مُلکِ عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رَبّ کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۵، ۸۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

تفسیر وتشریح

الہام بالا میں حضور مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے نتیجہ میں آپکی مخالفت اور اُسکے انجام اور آپ کے غلبہ کا ذکر ہے اور آپ کی فتح کی نوید ہے۔ اس الہام کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے زوج برائے پندرہویں صدی کی شان اور مقام کا ذکر ہے نیز اُس آزمائش کا بھی جو اُس کو خود ''نظام'' سے درپیش ہوگی۔ سو یہ الفاظ یوں ہیں

''ہم نے کتوں کو تیرے پر مسلط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا۔ سو تو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر تیرا رب گھات میں ہے۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حُکم صادر کرتا ہے کہ اُس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم ومعارف اُس پر کھولے جائینگے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوجائیگی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب''۔

جہانتک خلیفہ سُلطان کا تعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ نے یقینی طور پر اسکو آئندہ ظاہر ہونے والے ایک پاک وجود سے متعلق بیان فرمایا ہے (تذکرہ ص۵۵۱)

یہ پیشگوئی حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کے ذریعہ پوری ہوئی جس کا منذر پہلو پورا ہو چکا ہے اور بفضل تعالیٰ مبشر پہلو کا آغاز ہو چکا ہے۔ وہ خزائن جو کہ اللہ تعالیٰ نے اعجازی تفسیر کے آپ کو عطا فرمائے اُس سے دنیا انشاءاللہ اپنے وقت پر ضرور فیضیاب ہوگی۔

نمبر۱۶

۱۸۹۱ء

''خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے صاف لفظوں میں فرمایا ہے:-

اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَکَ۔ تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا وَّ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ جَلَابِیْبُ الصِّدْقِ۔ فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ۔ اَلْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَھَی صِدْقِ الْاَقْدَامِ۔ کُنْ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّمَعَ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

یعنی مَیں فتّاح ہوں تجھے فتح دوں گا۔ ایک عجیب مدد تُو دیکھے گا اور مُنکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت میں ہدایت مقدر ہے اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رَبّ! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ یہ صدق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ خوارق یعنی کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تُو سارا خدا کے لئے ہو جا۔ تُو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ خدا تجھے اُس مقام پر اُٹھائے گا جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔''

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۷ مطبوعہ بار سوم نومبر ۱۹۰۱ء۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

تفسیر وتشریح

الہام بالا میں اول طور پر وسیع دائرہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی مقدس ذات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ظاہر وباطن طور پر تمام مخالفین پر غلبہ اپنی قدرت

سے عطا فرماویگا۔ انشاءاللہ جس کا وقت اُسی کو معلوم ہے۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے زیادہ سے زیادہ تین سو سال بتایا ہے۔ مگر اِس وسیع دائرہ کے اندر ایک دور اُس مسیح اور یوسف کا بھی ہے جسکی بشارت خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے (تذکرہ ص ۱۴۴)۔ چونکہ اِس پاک وجود سے خود اُسکے خاندان اور اُنکی دیکھا دیکھی عام جماعت نے بھی حضرت یوسفؑ اور حضرت ایوبؑ کا سا سلوک کیا اسلئے اِس سلسلہ میں انشاءاللہ یوسف احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کی عزت اور تکریم کیلئے خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے ویسے ہی حالات اور واقعات پیدا فرما دے گا کہ وہ اپنی خطاؤں کا اقرار کریں اور یہ کہیں گے کہ ہمارے رب ہمیں بخش دے کہ ہم خطاکار تھے۔ انشاءاللہ اسکے بعد پھر اپنے وقت پر جماعت کے علاوہ دیگر مخلوق کو بھی اقرار خطا کرنا ہوگا واللہ اعلم

نمبر ۱۷

۳؍ستمبر ۱۸۹۲ء "اقبال کے دن آئیں گے۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَاِقْبَالِہٖ۔ وَقَالُوْا مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ۔ قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ خَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

تفسیر و تشریح

ترجمہ: اقبال کے دن آئیں گے۔ تیرے پاس ہر طرف سے کثرت سے لوگ آئیں گے۔ یوسف کی طرف دیکھ اور اُسکے اقبال کی طرف۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا۔ تو جواب دے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ وقت کا علم اللہ کو ہے۔ جب ایسا وقت آئے تو سب مخالفت کرنے والو سجدہ میں گر جاؤ۔

الہام بالا میں بھی اُسی بشارت اور وعدہ کا ذکر ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وسیع دائرہ میں اور اندرونی طور پر حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت اور مثیل یُوسف کے ساتھ ہے۔ اِسکی تشریح بھی ویسی ہی ہے جیسا کہ بیان نمبر ۱۶ میں درج کی ہے۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۸

۳۰؍ستمبر ۱۸۹۲ء ظُلُمَاتُ الْاِبْتِلَاءِ۔ ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔ اَجِیْئُ مِنْ حَضْرَۃِ الْوِتْرِ۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

تفسیر و تشریح

اللہ تعالیٰ نے اس الہام کی جو تفہیم اس عاجز پر کھولی ہے وہ یوں ہے کہ آپکے روحانی بیٹے کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ کا مسیح موعودؑ پر اپنا خاص فضل

قریب اور آشکار ہو جائیگا یعنی مسیح موسوی کے بالمقابل مسیح محمدیؑ کی فضیلت ظاہر ہو جائیگی کیونکہ سلسلہ محمدیؐ میں مسیح موعودؑ کے بعد بھی انعامات کے جاری رہنے کا اظہار ہو جائیگا۔ اور عنداللہ ایک مرد آسمانی حضور مسیح موعودؑ کی ذریت میں سے نازل فرمائیگا جسکو انتہائی کڑے وقت میں مثل حضرت ایوبؑ کا سامنا ہوگا۔ چنانچہ یہ الہام اور پیشگوئی حضرت مرزا رفیع احمد پر صادق آئی جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل فرمایا مگر نظام اور جماعت نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُن کو بہت دُکھ دیئے۔ تاہم اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اُنکی نصرت فرمائیگا اور اُن کے نور سے بالآخر زمینی لوگوں کے دلوں کو منور فرمئیگا۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۹

۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۲ء

(۱) جَاءَكَ رَبُّكَ الْاَعْلٰى ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ فَتَرْضٰى ۔

(۲) يَاْتِيْكَ قَمَرُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَمْرُكَ يَتَاَتّٰى ۔ ؎۳

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

تفسیر وتشریح

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں الہامات میں حضرت مسیح موعودؑ پر اپنی خاص عنایات کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ اسطرح کہ. فرمایا کہ تیرے پاس تیرا رب آیا اس نوید کے ساتھ کہ وہ ایسا انعام عطا کرنے والا ہے جس سے آپ راضی ہو جائینگے یعنی جو کچھ مانگا وہ کُلی طور پر عطا کیا جائیگا۔ مزید تفصیل اُسکی یہ کہ یہ عنایت اسطرح آشکار ہوگی کہ آپکی مدد کیلئے پندرہویں صدی کے سر پر قمر الانبیاء نازل ہوگا اور آپ کا مقصد یعنی دین کی تازگی اور قیام شریعت جو کہ آپ کی آمد کی غرض تھی آپکو حاصل ہو جائیگا۔ پندرہویں صدی جاری ہے انشاءاللہ اس کے اختتام تک مسیح موعودؑ سے کیا گیا وعدہ ضرور پورا ہو جائیگا خواہ کتنے ہی نشیب وفراز آئیں۔ واللہ اعلم

نمبر ۲۰

یکم دسمبر ۱۸۹۲ء

"رَدَدْنَا اِلَيْكَ الْكَرَّةَ الثَّانِيَةَ ۔ وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۔" ؎۲

(رجسٹرڈ متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۔ خلافت لائبریری ربوہ)

ترجمہ:

''ہم تیرا نور دوبارہ نازل کریں گے وہ کہیں گے کہ یہ کیونکر ممکن ہے تو کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ عجیب کام دکھلاتا ہے۔
آج تم پر کوئی سرزنش نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور وہ رحم کرنیوالوں میں سب سے بڑھ کر ہے''

تفسیر وتشریح

اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں یہ نوید سنائی ہے کہ وہ آپکے مشن کی تکمیل کیلئے آپ کے نور کو دوبارہ نازل کرے گا یعنی آپکا مثیل نازل فرمائیگا۔ جب وہ مثیل نازل ہوگا تو مخالفین اور معاندین کہیں گے کہ وہ کیونکر یہ انعام جلیل پانے کا اہل ہوسکتا ہے۔ اُن کو معلوم ہو کہ خدائے تعالیٰ عجیب کام کیا کرتا ہے جو کہ عام لوگوں سے مخفی رہتا ہے۔ وہ پاک وجود مثیل یوسف علیہ السلام بھی ہوگا اور اُسکے خاندان والے اُسکی سخت مخالفت اور معاندت کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اُسکی عزت اور مرتبہ قائم فرمائیگا اور ایک مرتبہ پھر دور یوسفی کا نظارہ مخلوق خدا کو دیکھنے کو نصیب ہوگا۔ اس پیشگوئی کا مُنذر پہلو حضرت مرزا رفیع احمد کے پاک وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ مبشر پہلو کیلئے انتظار ہے۔

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے　　　　بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

نمبر ۲۱

۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء

"۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اَور رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اَوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کرلیتا ہے سو اس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہورہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے تب مَیں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں کہ

یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَاَنْصَارَھُمْ وَزِرَاعَتَھُمْ

یعنی اے علی! اِن سے اور اِن کے مددگاروں اور اِن کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے مُنہ پھیر لے اور مَیں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کیلئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تُو ہی حق پر ہے مگر اِن لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پَیرووُں کی وہ جماعت ہے جو اُن کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدّت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔

پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے

ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی

یعنی مجھ کو چھوڑو تا مَیں موسٰی کو یعنی اِس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس ۲۰ منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ)

تفسیر وتشریح

اس رویا مبارکہ کی تعبیر وتاویل عیاں ہے۔ مُراد یہ ہے کہ آپ کے ایک مثیل کو جو کہ روحانی طور پر آپ کا خلیفہ ہوگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مانند

حالات درپیش ہونگے اُنکی ظاہری خلافت کی شدید مخالفت ظاہر پرست گروہ کرے گا جو کہ سلسلہ مسیح موعودؑ کو حکومتی نظام کی طرز پر چلانے کیلئے کوشاں ہوگا اور نہیں چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے مُرسل کو باحسن اصلاح اور تجدید کا موقعہ ملے بلکہ وہ ازخُود مصلح اور مجدد pose کریں گے بلکہ ان سے بڑھ کر۔ اندریں حالات اللہ تعالیٰ کے اِس مقرب کو مثل حضرت ایوبؑ مصائب وشدائد کا سامنا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام کو حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہت ہے۔ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے ایک خط میں اِس عاجز کو تحریر فرمایا کہ منجانب اللہ اُنکو ایوب کا خطاب دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپکی روحانی تولد کے بعد کی زندگی نمایاں طور پر حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہہ ہے اور وہی اِس رویا کے مصداق ہیں۔ جہانتک الہام ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ مُوْسیٰ کا تعلق ہے وحی الہٰی میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہ نام دیا گیا ہے اور جیسا کہ ایوب احمدیت نے مجھے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ اُن کو بھی موسیٰ کا نام دیا گیا ہے۔ میرے نزدیک مقدر کچھ یوں لگتا ہے کہ آئندہ مناسب وقت پر مثیل موسیٰ ظاہری طور پر ظہور فرمائیگا جو کہ جماعت مسیح موعودؑ کو دشمنوں کے چنگل سے بفضل تعالیٰ نجات دلائے گا جیسا کہ مسیح موعود کو الہام ہوا يَاْتِیْ عَلَيْكَ زَمَن''كَمِثْلِ زَمَنِ موسٰی تذکرہ ص۳۶۶

پھر ایک رویا میں دریائے نیل پر کھڑا ہونے اور فرعون کا افوج کیساتھ پیچھا کرنے کا بھی ذکر ہے اور یہ الہام بھی ہے كَلّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ یعنی اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر بچاؤ اور دشمنوں کی ناکامی کی صورت بنائیگا۔ واللہ اعلم

نمبر۲۲

دسمبر ۱۸۹۲ء "یہ وہ اجازتِ مباہلہ ہے جو اِس عاجز کو دی گئی لیکن ساتھ اِس کے جو بطور تبشیر کے اَور الہامات ہوئے اُن میں سے بھی کسی قدر لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں :-

"يَوْمَ يَجِیْٓءُ الْحَقُّ وَيُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَكَ وَلَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ۔ نَرُدُّ اِلَيْكَ الْكَرَّةَ الثَّانِيَةَ وَنُبَدِّلَنَّكَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِكَ اَمْنًا۔ يَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَمْرُكَ يَتَاَتّٰی۔ يَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَيُنِيْرُ بُرْهَانَكَ۔ سَيُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَيُدْنٰی مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِيْبٌ۔ وَقَالُوْٓا اَنّٰی لَكَ هٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔ وَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اُنْظُرْ اِلٰی يُوْسُفَ وَاِقْبَالِهٖ۔ قَدْ جَآءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ اَقْرَبُ۔ يَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ نَجِیَّ الْاَسْرَارِ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ يَوْمٍ مَّوْعُوْدٍ۔"

یعنی اُس دن حق آئے گا اور صدق کُھل جائے گا۔ اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں اور اِس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ہم پھر تجھ کو غالب کریں گے

> اور خوف کے بعد امن کی حالت عطا کر دیں گے۔ نبیوں[2] کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ خدا[5] تیرے مُنہ کو بشّاش کرے گا اور تیرے بُرہان کو روشن کر دے گا۔ اور[3] تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائیگا اور میرا نُور نزدیک ہے۔ اور[4] کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ اِن کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ اور میرے[6] فضل سے نومید مت ہو۔ یوسف[9] کو دیکھ اور اس کے اقبال کو۔ فتح[10] کا وقت آرہا ہے اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنی جن کے لئے توبہ مقدّر ہے' اپنی سجدہ[11] گاہوں میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج[12] تم پر کوئی سرزنش نہیں' خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ اَرحم الراحمین ہے۔ میں[13] نے ارادہ کیا کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں تو میں نے آدم کو پیدا کیا جو نجیّ الاسرار ہے۔ ہم[14] نے ایسے دن اُس کو پیدا کیا جو وعدہ کا دن تھا۔
>
> یعنی جو پہلے سے پاک نبیؐ کے واسطہ سے ظاہر کر دیا گیا تھا کہ وہ فلاں زمانہ میں پیدا ہوگا اور جس وقت پیدا ہوگا فلاں قوم دُنیا میں اپنی سلطنت اور طاقت میں غالب ہوگی اور فلاں قسم کی مخلوق پرستی رُوئے زمین پر پھیلی ہوئی ہوگی۔ اُسی زمانہ میں وہ موعود پیدا ہوُا اور وہ صلیب کا زمانہ اور عیسٰی پرستی کا زمانہ ہے۔"
>
> (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۶۶-۲۶۹ - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶-۲۶۹)

تفسیر وتشریح

یہ ایک مبشر الہام ہے جو کہ حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوا۔ اس میں واضح طور پر اور کھول کر بیان فرمایا ہے کہ حضور کے ساتھ جوز وج اور رفیق کا رازل سے مقدر ہے کہ آپ کے ساتھ مل کر "یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ" کا کام کرے گا جیسا کہ بیان نمبر ۵ میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپکی مدد کیلئے نازل ہوگا۔ وحی الٰہیٰ میں اُسے قمر الانبیاء کہا گیا ہے۔ اِس بات کا یقینی قرینہ یہ ہے کہ فرمایا "اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی" یعنی تیرے مشن کی تکمیل کر دیگا۔ قمر الانبیاء آپکا روحانی بیٹا ہوگا جسکی ذات میں گویا آپ کا دوبارہ نزول ہوگا جیسا کہ فرمایا "نَرُدُّ اِلَیْکَ الْکَرَّةَ الثَّانِیَةَ" حضور نے واضح طور پر الہام پا کر پیشگوئی اس بارے میں الگ طور پر فرمائی ہوئی ہے (روحانی خزائن جلد ۱۷۔ ص ۱۸۱) اس میں اشارۃً یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ حضرت قمر الانبیاء کی انتہائی بےقدری اُسکی قوم کرے گی نیز اُسکا اپنا خاندان بھی اور مثل حضرت یوسف علیہ السلام حالات اُس پر وارد ہونگے مگر خدائے قدیر کی قدرت سے اس پاک وجود کو انشاءاللہ اقبال اور فتح نصیب ہوگی یعنی اُسکی قوم اور خاندان بالآخر تسلیم کر لینگے کہ ہم نے اُس پر ظلم اور زیادتی کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مغفرت اور معافی کی درخواست کرینگے۔ یہ تو جماعت مسیح موعودؑ کے اندر واقع ہوگا انشاءاللہ اسکے علاوہ بڑے دائرے میں یوں ہوگا کہ عام افراد امت بھی بالآخر حضرت مسیح موعودؑ کو شناخت کر لیں گے اور انشاءاللہ اسلام کا غلبہ ادیان دیگر کے بالمقابل فتح حُنین کی مثل ہو جائیگا پندرہویں صدی کے اندر۔ واللہ اعلم

اس الہام کا منذر حصہ حضرت یوسف احمدیت، قمر الانبیاء مرزا رفیع احمد کی ذات بابرکات میں پورا ہو چکا ہے اور مبشر حصہ عنقریت انشاءاللہ تکمیل کو پہنچے گا۔ واللّٰہُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

نمبر۲۳

۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء "یہی خط لکھتے لکھتے یہ الہام ہوا:۔

یَجِیْءُ الْحَقُّ وَیُکْشَفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ یَأْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنیوں سے زیان اُٹھایا وہ ذلت اور رسوائی کا زیان بھی اُٹھائیں گے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

مگر میں نہیں جانتا کہ یہ کب ہوگا اور جو شخص جلدی کرتا ہے خدائے تعالیٰ کو اس کی ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں۔ وہ غنی ہے دوسرے کا محتاج نہیں۔ اپنے کاموں کو حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے اور ہر ایک شخص کی آزمائش کرکے پیچھے سے اپنی تائید دکھلاتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

تفسیر وتشریح

اس الہام میں بھی اُسی بشارت کا اعادہ ہے جو کہ اس سے قبل تذکرہ کے صفحہ نمبر ۲۱۷ اور میرے تفسیری بیان نمبر ۲۲ میں ذکر کر آیا ہوں یعنی یُوسف احمدیت، قمرالانبیاء کے نزول پر جماعت مسیح موعودؑ اور اُنکے خاندان کی شدید مخالفت اور معاندت ہوگی مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں پر زور اس بات پر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بات کا ارادہ کرے اور اپنا رسول دنیا میں بھیجے تو بالآخر اُسے غلبہ ہو کر ہی رہتا ہے اور اسکی راہ میں سب روکیں خس وخاشاک کی طرح اُڑادی جاتی ہیں۔ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے مجھے اپنے ایک خط میں اپنے متعلق یہی مضمون تحریر فرمایا تھا اور بتایا کہ آپ پر حضرت مسیح موعودؑ کی نظم بعنوان نصرت الٰہی سب کی سب بطور الہام نازل ہوئی اور آخری شعر پر سب سے زیادہ زور تھا یعنی

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے　　　بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

انشاءاللہ یہ عنقریب بفضل تعالیٰ ہو کر رہے گا۔ واللہ اعلم

نمبر۲۴

۱۸۹۳ء (۱) "وَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنِّیْ اَسْرَجْتُ جَوَادِیْ لِبَعْضِ مُرَادِیْ وَمَآ اَدْرِیْ اَیْنَ تَاَھُّبِیْ وَاَیُّ اَمْرٍ مَطْلَبِیْ۔ وَکُنْتُ اُحِسُّ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّنِیْ لِاَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوْفِیْنَ۔ فَامْتَطَیْتُ اَجْرَدِیْ بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مُتَوَکِّلًا عَلَی اللّٰہِ کَسُنَّۃِ اَھْلِ الصَّلَاحِ۔ وَلَمْ اَکُنْ کَالْمُتَبَاطِئِیْنَ۔ ثُمَّ وَجَدْتُّنِیْ کَاَنِّیْ عَثَرْتُ عَلٰی خَیْلٍ قَصَدُوْا مُتَسَلِّحِیْنَ دَارِیْ لِاِھْلَاکِیْ وَتَبَارِیْ وَکَاَنَّھُمْ یَجِیْئُوْنَ لِاِضْرَارِیْ مُنْخَرِطِیْنَ وَکُنْتُ وَحِیْدًا وَّمَعَ ذٰلِکَ رَاَیْتُنِیْ اَنِّیْ لَا اَلْبَسُ مِنْ خُوْذٍ غَیْرَ عُدَدٍ وَّجَدْتُّھَا مِنَ اللّٰہِ کَعُوْذٍ۔ وَقَدْ اَنِفْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ وَالْمُتَخَلِّفِیْنَ الْخَائِفِیْنَ فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا اِلٰی جِھَۃٍ مِّنَ الْجِھَاتِ۔

۱؎ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رَبّ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ ہم اس کے خاوند کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدّت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور مَیں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

۲؎ (ترجمہ از مرتب) اور (ایک مرتبہ) مَیں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مَیں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پہ زین ڈالی ہے اور یہ بات مَیں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں مَیں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ مَیں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں۔ اور مَیں نے کچھ ہتھیار لگا لئے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے چستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کرکے آئے ہیں اور مَیں تن تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دئے گئے تھے کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا۔ اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہوا اس لئے مَیں اپنے اِس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیشِ نظر

مُسْتَقْرِيًا إِرْبِيَ الَّذِيْ كُنْتُ أَحْسِبُهٗ مِنْ أَكْبَرِ الْمُهِمَّاتِ وَأَعْظَمِ الْمَثُوْبَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ۔ إِذْ رَأَيْتُ أُلُوْفًا مِّنَ النَّاسِ فَارِسِيْنَ عَلَى الْأَفْرَاسِ۔ يَأْتُوْنَ إِلَيَّ مُتَسَارِعِيْنَ۔ فَفَرِحْتُ بِرُؤْيَتِهِمْ كَالْخَبَّاسِ وَوَجَدْتُ فِيْ قَلْبِيْ حَوْلًا لِّلْجِحَاسِ۔ وَكُنْتُ أَتْلُوْهُمْ كَتِلْوِ الصَّيَّادِيْنَ۔ ثُمَّ أَطْلَقْتُ الْفَرَسَ عَلٰى آثَارِهِمْ لِأُدْرِكَ مِنْ فَصِّ أَخْبَارِهِمْ۔ وَكُنْتُ أَتَيَقَّنُ أَنَّنِيْ لَمِنَ الْمُظَفَّرِيْنَ۔ فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ فَإِذَا هُمْ قَوْمٌ دُرُوْسُ الْبِزَّةِ كَرِيْهُ الْهَيْئَةِ مِيْسَمُهُمْ كَمِيْسَمِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْفَاسِقِيْنَ۔ وَرَأَيْتُهُمْ مُطْلِقِيْنَ أَفْرَاسَهُمْ كَالْمُغِيْرِيْنَ۔ وَكُنْتُ أُقَيِّدُ لَحْظِيْ بِأَشْبَاحِهِمْ كَالرَّائِيْنَ وَكُنْتُ أُسَارِعُ إِلَيْهِمْ كَالْكُمَاةِ۔ وَكَانَ فَرَسِيْ كَأَنَّهٗ يُزْجِيْهِ قَائِدُ الْغَيْبِ۔ كَإِزْجَاءِ الْحَمُوْلَاتِ بِالْحُدَاةِ۔ وَكُنْتُ عَلٰى طَلَاوَةِ أَقْدَامِهِ كَالْمُسْتَطْرِفِيْنَ۔ فَمَا لَبِثُوْا أَنْ رَّجَعُوْا مُتَدَهْدِهًا إِلٰى خَمِيْلَتِيْ۔ لِيُزَاحِمُوْا حَوْلِيْ وَحِيْلَتِيْ وَلِيُتْلِفُوْا ثِمَارِيْ وَيُزْعِجُوْا أَشْجَارِيْ۔ وَلِيَشُنُّوْا عَلَيْهَا الْغَارَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ۔ فَأَوْحَشَنِيْ دُخُوْلُهُمْ فِيْ بُسْتَانِيْ وَأَدْهَشْتُ بِإِغْرَاقِهِمْ وَدُلُوْجِهِمْ فِيْهَا فَضَجِرْتُ ضَجَرًا شَدِيْدًا وَّقَلِقَ جَنَانِيْ وَشَهِدَ تَوَسُّمِيْ أَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ إِبَادَةَ أَثْمَارِيْ وَكَسْرَ أَغْصَانِيْ۔ فَبَادَرْتُ إِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْوَقْتَ

تھا اور دین و دُنیا کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا اپنی پُوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی اثناء میں اچانک مجھے ہزار ہا شاہسوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آ رہے تھے مَیں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہُوا کہ گویا مجھے غنیمت ملی ہے۔ اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے لگی اور مَیں اس طرح پر ان کا پیچھا کرنے لگا جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر مَیں نے اس کی حقیقتِ حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا۔ اور مجھے یقین تھا کہ مَیں کامیاب ہوں گا۔ پھر مَیں اُن کے قریب ہُوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں، ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہَیئت مُشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے۔ اور مَیں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور مَیں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور مَیں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حُدی خوان لوگ اُونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ مَیں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دِلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے، میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیخکنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اُن پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے

مِنْ مَّخَاشِی اللَّأْوَآءِ۔ وَصَارَتْ اَرْضِیْ مَوْطِنَ الْاَعْدَآءِ۔ وَاَوْجَسْتُ فِیْ نَفْسِیْ خِیْفَةً كَالضَّعِیْفِیْنَ الْمَزْءُوْدِیْنَ۔ فَقَصَدْتُّ الْحَدِیْقَةَ۔ لِاُفَتِّشَ الْحَقِیْقَةَ۔ فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِیْقَتِیْ۔ وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِیْقِ حَدَقَتِیْ وَاسْتَطْلَعْتُ طَلْعَ مَقَامِهِمْ رَاَیْتُهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ فِیْ بُحْبُوْحَةِ بُسْتَانِیْ سَاقِطِیْنَ مَصْرُوْعِیْنَ كَالْمَیِّتِیْنَ۔ فَاَفْرَخَ كَرْبِیْ وَاٰمَنَ سِرْبِیْ وَبَادَرْتُ اِلَیْهِمْ جَذِلًا وَّبِاِقْدَامِ الْفَرِحِیْنَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ وَجَدْتُّهُمْ اَصْبَحُوْا فَرْسٰی كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدٍ مَّیِّتِیْنَ ذَلِیْلِیْنَ مَقْهُوْرِیْنَ سُلِخَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ وَ شُجَّتْ رُءُوْسُهُمْ وَذُبِحَتْ حُلُوْقُهُمْ وَقُطِعَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَصُرِعُوْا كَالْمُمَزَّقِیْنَ۔ وَاغْتِیْلُوْا كَالَّذِیْنَ سَقَطَ عَلَیْهِمْ صَاعِقَةٌ فَكَانُوْا مِنَ الْمُحْرَقِیْنَ۔ فَقُمْتُ عَلٰی مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ التَّلَاقِیْ وَعَبَرَاتِیْ یَتَحَدَّرْنَ مِنْ مَّاقِیْ وَقُلْتُ یَارَبِّ رُوْحِیْ فِدَآءُ سَبِیْلِكَ لَقَدْ تَبَّتَّ عَلَیَّ۔ وَنَصَرْتَ عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَّا یُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِی الْعَالَمِیْنَ۔ رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِاَیْدِیْكَ قَبْلَ اَنْ قَاتَلَ مِرْعَانٍ۔ وَحَارَبَ جِنَّانٍ۔ وَبَارَزَ قِتْلَانٍ۔ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَیْسَ مِثْلُكَ فِی النَّاصِرِیْنَ۔ اَنْتَ اَنْقَذْتَنِیْ وَنَجَّیْتَنِیْ وَمَا كُنْتُ اَنْ اُنْجٰی

مَیں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں اِس لئے مَیں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا اور مَیں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور مَیں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اِس بناء پر مَیں حقیقتِ حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا اور جب مَیں اپنے باغ میں داخل ہوُا اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا تو مَیں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مُردوں کی طرح بچھڑے پڑے ہیں۔ اِس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینانِ خاطر حاصل ہوگیا اور مَیں نہایت خوشی کے ساتھ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور جب مَیں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذِلّت کی حالت میں اور مَوردِ غضبِ الٰہی بن کر اس طرح پر مَر گئے جیسے ایک شخص کا مَرنا واقع ہوتا ہے اور اُنکے چمڑے اُتارے گئے اور اُنکے سروں کو کُچل دیا گیا اور اُنکے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور اُنکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کرکے پھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دَم میں اُسے نابُود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے۔ اسکے بعد مَیں اُنکی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کیلئے اکٹھے ہوئے تھے کھڑا ہوُا اور میری آنکھوں سے آنسو کثرت سے بہہ رہے تھے اور مَیں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا کہ اے میرے رَبّ میری جان تیری راہ پر فدا ہو تُو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندۂ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مِل سکتی۔ اے میرے رَبّ تُو نے پیشتر اس کے کہ دُو فریق باہم جنگ کرتے اور دُو حریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دُو مردِ میدانِ کارزار میں کارفرما ہوتے، اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تُو جو چاہتا ہے

مِنْ هٰذِهِ الْبَلَايَا لَوْلَا رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمُنِيْبِيْنَ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

وَاَوَّلْتُ هٰذِهِ الرُّؤْيَا اِلٰى نُصْرَةِ اللّٰهِ وَظَفَرِهٖ بِغَيْرِ تَوَسُّطِ الْاَيْدِيْ وَالْاَسْبَابِ. لِيُتِمَّ عَلَيَّ نَعْمَآءَهٗ وَيَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْعَمِيْنَ. وَالْاٰنَ اُبَيِّنُ لَكُمْ تَاْوِيْلَ الرُّؤْيَا لِتَكُوْنُوْا مِنَ الْمُتَبَصِّرِيْنَ. فَاَمَّا شَجُّ الرُّءُوْسِ وَذَعْطُ الْحُلُوْقِ فَتَاْوِيْلُهٗ كَسْرُ كِبْرِ الْاَعْدَآءِ. وَقَصْمُ اِزْدِهَآئِهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمُنْكَسِرِيْنَ. وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَيْدِيْ فَتَاْوِيْلُهٗ اِزَالَةُ قُوَّةِ الْمُبَارَاتِ وَالْمُمَارَاتِ وَاِعْجَازُهُمْ وَصَدُّهُمْ عَنِ الْبَطْشِ وَحِيَلِ الْمُقَاوَمَاتِ وَانْتِزَاعُ اَسْلِحَةِ الْهَيْجَآءِ مِنْهُمْ وَجَعْلُهُمْ مَخْذُوْلِيْنَ مَصْدُوْدِيْنَ وَاَمَّا تَقْطِيْعُ الْاَرْجُلِ فَتَاْوِيْلُهٗ اِتْمَامُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَسَدُّ طَرِيْقِ الْمَنَاصِ وَتَغْلِيْقُ اَبْوَابِ الْفِرَارِ وَتَشْدِيْدُ الْاِلْزَامِ عَلَيْهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمَسْجُوْنِيْنَ وَهٰذَا فِعْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ. يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ. وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ. وَيَهْزِمُ مَنْ يَّشَآءُ. وَيَفْتَحُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَا كَانَ لَهٗ اَحَدٌ مِّنَ الْمُعْجِزِيْنَ.“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۸، ۵۸۱۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸، ۵۸۱)

کرتا ہے اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ تُو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین اگر تُو رحم نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ مَیں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر مَیں بیدار ہو گیا اور مَیں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا اور اس کی طرف میری رُوح جُھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا ربّ ہے۔

اور مَیں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب مَیں تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اِس رؤیا کی تعبیر کھول کر بتاتا ہوں۔ اس میں سر کو کُچلنے اور گلا کاٹنے سے مُراد دشمن کے تکبّر کو اور اُن کے فخر و غرور کو توڑنا اور اُن میں انکسار پیدا کرنا ہے۔ اور اُن کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مُراد اُن کی مقابلہ کی قوّت کو مٹانا۔ اُنہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور انہیں بستگی اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے۔ اور پاؤں کاٹنے کے معنے اُن پر اتمامِ حجّت کرنا اور بھاگ سکنے کی تمام راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پُورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ جسے چاہتا

بقیہ ترجمہ :۔ ________________

ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے۔ اور اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔

(ب) ”مدّت کی بات ہے مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہؤا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رِقّت طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مُراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابُود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے اِس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبّر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مُراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اُن کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا رویا کی تفہیم مولیٰ کریم نے اس خاکسار عاجز پر اپنے خاص الخاص فضل سے کھولی ہے۔ فلحمد للہ

اس رویا کی تعبیر یہ ہے کہ جیسا کے مسیح موعودؑ نے بشارت دی تھی کہ اُنکا روحانی بیٹا نزول فرمائیگا تا کہ تجدید دین اور دین کی تازگی اور قیامِ شریعت کا کسی قدر باقی کام بطور زوج مسیح موعودؑ کرے۔ جب اُسکا نزول ہوگا اُسوقت حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی تعلیم کے مخالف لوگوں کا جماعت کے نظام پر قبضہ ہوگا۔ یعنی وہ مخالفینِ مسیح موعودؑ کی طرح عقائد کو بگاڑ دیں گے اور دشمنانِ مسیح موعودؑ کی طرح یہ کہیں گے کہ اب کسی مجدد کی ضرورت نہیں۔اس ساری صورتحال میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اولوالعزم روحانی فرزند اکیلا ہی ان دشمنان کا مقابلہ کرے گا۔ عملی تعبیر اسکی یہ ہوچکی ہے کہ حضرت ایوب احمدیت، قمرالانبیاء، یوسف احمدیت، حسین احمدیت نے ۱۹۶۵ء کے بعد تادم وصال اپنا مشن پورا کیا اور آپ کے وصال کے بعد مولیٰ کریم نے تکمیل کیلئے اپنی نصرت سے سب سامان شروع کر دیئے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ جلد مبشر حصہ رویا کا یعنی باطل لوگوں کی شکست بھی واقع ہوگی اور مسیح موعودؑ کی فتح یعنی حقیقی تعلیم کا ادارک اور حضرت قمرالانبیاء کی شناخت قوم مسیح موعودؑ کو نصیب ہوجائیگی اور جو بند باندھا گیا تھا اللہ تعالیٰ اپنی خاص الخاص قدرت سے اُسے توڑ دے گا اور ایک سیلاب رحمت کی شکل میں بدل دے گا۔ **وَمَا ذَالِکَ عَلیٰ اللّٰہِ بَعِیْد**

رویا مندرجہ بالا کی جو تفہیم اِس عاجز نے بیان کی اُسکی یقینی اور قطعی بناء حضور مسیح موعودؑ کے اس کشف پر ہے جو کہ بیان نمبر۱۲ میں ذکر کر آیا ہوں یعنی اپنے بازو پر یہ لکھے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے نیز اس مبشر الہام پر جو کہ تذکرہ کے صفحہ ۶۲۶ پر ہے مفہوم اُسکا یہ ہے کہ آپکا روحانی بیٹا جسکا اسم یحیٰ ہوگا اکیلا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اُسکے مخالفین اور معاندین کا مواخذہ کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے مرسلین کے دشمنوں سے کیا کرتا ہے۔ اس رویا میں جو اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ ظاہری جنگ وجدل اور مقابلہ بازی کے بغیر خود ہی اُس فریق کو جو بالمقابل اور باطل پر ہے expose کر دیگا یعنی اُن کا دجل اُن کی اپنی کرتوتوں سے ہی ظاہر ہوجائیگا اور اسیران نظام باطل سے رہائی پائینگے۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے

نمبر۲۵

۱۹ر مارچ ۱۸۹۳ء "یکم رمضان المبارک۔ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ نَجَّیْنَاکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا۔ رسید مژدہ کہ ایامِ غم نخواہد ماند۔ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ لَنُبَدِّلَنَّکُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِکُمْ اَمْنًا۔ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ۔ یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور رائیں بدلائی جائیں گی۔ اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ اِنَّا مُقْتَدِرُوْنَ وَاِنَّا قَادِرُوْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

(ترجمہ از مرتّب) میں[1] تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ایسے[2] طریق سے مدافعت کر جو احسن ہو۔ ہم[3] نے تجھے غم سے نجات دی اور تیری خوب آزمائش کی۔ خوشخبری[4] پہنچی کہ غم کے دن نہیں رہیں گے۔ خدا[5] ہی کے لئے معاملہ ہے اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ تو[6] بھی مرے گا اور وہ بھی مریں گے۔ یقیناً[7] ہم تمہارے خوف کی حالت کو اس کے بعد امن کی حالت میں بدل دیں گے۔ وہ[8] اپنے مُنہ پیٹیں گے کہ کہاں بھاگیں۔ اس[9] دن وہ زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائیگی۔ اُن[10] کو مقررہ میعاد تک ڈھیل دے رہا ہے۔ وہ میعاد قریب ہے۔ ہم[11] قادر و توانا ہیں۔ اے[12] ہمارے رب ہم کو بخش دے ہم خطاکار تھے۔

تفہیم وتشریح

الہام بالا نے یقینی طور پر واضح کر دیا کہ حضور مسیح موعودؑ کے ساتھ آپکے مشن کی تکمیل کیلئے ایک زوج بھی ہے جیسا کہ الہام میں تثنیہ کا صیغہ استعمال کیا ہے جو کہ عربی کے قاعدہ کے مطابق ہے۔ نیز جیسا کہ قرآن پاک میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ اُن کا بھائی اُنکا نائب اُن کے امر میں شریک تھا۔ یہاں پر زوج مسیح موعودؑ کو پیش آنے والے حالات اور اُس انجام کی بشارت ہے جو کہ بالآخر ہوگی، اُس آنے والے کی انتہائی آزمائش ہوگی لیکن بالآخر جیسا کہ روحانی خلفاء سے وعدہ ہے کہ خوف کی حالت امن سے بدل جائیگی اور باطل عقائد جن کو رواج دیا گیا تھا اُنکو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے یوں expose کر دیگا کہ اسیران عقائد باطلہ پر حقیقت کھل جائیگی جیسے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں پر کُھلی تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ وہ مجبور ہو کر حضرت یوسفؑ کے حضور پیش کیئے گئے اور بالآخر اللہ تعالیٰ جو مقتدر اور قادر ہے اُسکی بات پوری ہوئی۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت — اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور — ٹلتی نہیں وہ بات خُدائی یہی تو ہے

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں واللہ اعلم